

جملہ حقوق محفوظ ہیں

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقِينَ

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ

(تفسیر مجمع البیان شیعہ جلد ۴ ص ۴۹۸)

رِسَالَةُ شَانِ صَدِيقِ اکبر جس میں

حضرت صدیق اکبر کا بلند مقام و عالی مرتبہ
کتاب شیعہ کے تفسیر لائل قاهر سے ثابت کیا گیا ہے
مؤلفہ

مناظر اعظم حضرت علامہ محمد عابد السارح صاحب تونسوی مدظلہ

قیمت - ۱۰ روپے

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلَاةُ
السَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَ
عَلَى آلِهِ وَآزْوَانِهِمْ وَصَحْبِهِمْ أَجْمَعِينَ

اصابعد انسان کی تاریخ بواجبی کا مجموعہ ہے۔ اگر ماننے پر آتا
ہے تو لکڑی اور پتھر کی بے جان موتیوں کے سامنے سر بسجود ہو جاتا ہے
اور اگر انکار کرنے پر آتا ہے تو اپنے خالق و مالک پر رگڑکار کو بھی نہیں مانتا
اس دنیا میں ایسے ظالم لوگ بھی موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار
کرتے اور اس کو گالیاں دینے پر فخر و ناز کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگ بھی ہیں
جو اللہ تعالیٰ کے مقرب ترین انسانوں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام
کے حق میں بدگوئی اور بدتر بانی کرنے میں کمال سمجھتے ہیں اور ایسے شقی و
بد بخت بھی ہیں جو محسن کائنات ہادی موجودات رحمتہ للعالمین صلی
علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات پر گوناگوں اور قسم قسم کے طعن و تشنیع
اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں۔ اسی طرح اس دنیا میں ایسے احسان
فراموش اہل اسلام کہلانے والے بھی موجود ہیں جو سید المرسلین امام
الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت نبوت پر ایمان کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور

آپ کے خلفاء اور رفقاء جاں نثاروں کو رات دن کے خدمت گزاروں پر سب سے زیادہ اور عن طعن کرنے میں اپنا فضل و کمال سمجھتے ہیں اور بھولے بھالے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے اس فتنہ میں شریک و شامل ہونے کی دعوت دیتے پھرتے ہیں۔

لہذا بلند عام مسلمانوں کی خیر خواہی کے پیش نظر جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی خلیفہ افضل الناس بعد الانبیاء والمرسلین جناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اقدس تحریر شیعہ سے ثابت کمر کے یہ حقیقت واضح کر دینا چاہتا ہے کہ اس پر وائے شمع رسالت کی شان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اہل بیت کے نزدیک کیا ہے۔

اشیعہ کی معتبر تفسیر مجمع البیان جلد ۳ ص ۶۵ پر ثابت ہے :-
 إِنَّ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ
 بَعْدَ خَدِيجَةَ
 أَبُو بَكْرٍ
 حضرت خدیجہ کے اسلام لانے کے بعد سب سے پہلے جناب ابو بکر صدیق نے اسلام قبول کیا۔

۴۔ جناب صدیق اکبر کے اسلام و ایمان کی جو شان جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ نے اپنی خلافت کے دور میں بیان فرمائی قابل غور ہے۔ نہج البلاغہ جو شیعہ حضرات کے نزدیک خود حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ کے خطبات اور بیانات کا مجموعہ ہے۔ اس نہج البلاغہ کی شرح مصنفہ شیعہ مجتہد ابن مہتمم بحرانی جزو ۳۱ ص ۴۸۶ میں حضرت علی المرتضیٰ کا ایک نواز شش نامہ

منقول ہے جس میں حضرت علی المرتضیٰؑ لکھتے ہیں :-

وكان افضلهم في

الاسلام كما زعمت

وانصحهم لله ولرسوله

لخليفة الصديق و

خليفة الخليفة الفاروق

ولعمرى ان مكانهما

في الاسلام لعظيم

وان المصاب بهما

بحر في الاسلام

شديد يرحمهما الله

وجزاها ما باحسن

ما عملا -

خليفة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اجنباً
صديق سب اسلام میں افضل اور
اللہ و رسول کے لیے سب سے زیادہ مخلص
خیر خواہ تھے اور اس خلیفہ کے خلیفہ
حضرت فاروقؓ بھی اسی طرح تھے جیسا
کہ تو نے سمجھا۔ میری عمر زندگی اس
بات کی شاہد (گواہ) ہے کہ ان
دونوں حضرات کا مرتبہ اسلام میں بڑا
عظیم الشان تھا اور بے شک ان کی
موت اسلام کو سخت صدمہ اور زخم
پہنچا۔ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت کرتا
ہے اور ان کے احسن بہترین اعمال
کی ان کو جزا دے۔

سبحان اللہ! جناب علی المرتضیٰؑ نے کس طرح حضرت صدیق اکبرؓ کو
لخليفة الصديق یعنی خلیفہ رسول اور صدیقیت کا لقب دیا اور صدیق
وفاروق کی افضلیت اور اسلام کے مخلص خیر خواہ ہونے کا اقرار و اظہار فرمایا
اور اپنی زندگی کی شہادت دے کر فرمایا کہ ان کا مرتبہ اسلام میں نہایت اعلیٰ
اور بلند ہے اور ان دونوں حضرات کے حق میں کیسی عالی شان دعا فرما کر

اپنی قلبی محبت اور ولی شفقت کا اظہار فرمایا۔
 ۳۔ اگر ابوالائمہ جناب علی المرتضیٰ نے جناب ابوبکر صدیق کو صدیقیت کا
 لقب دیا تو حضرت امام جعفر صادقؑ نے بھی حضرت ابوبکرؓ کو ہمیشہ صدیق
 کے لقب سے یاد فرمایا۔ شیعہ کی معتبر کتاب احتقاق الحق کے ص ۱ پر امام
 جعفر صادقؑ کا یہ ارشاد ثابت ہے :-

ابوبکر بن الصدیق
 جدی ہک یسب
 احد اباء
 لا قدمی اللہ
 ان لا اقدمہ۔
 جناب ابوبکر صدیقؓ میرے نانا ہیں
 کیا کوئی شخص اپنے آباء و اجداد کو
 گالی دینا پسند کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ
 مجھے کوئی نشان اور عزت نہ دے اگر
 میں صدیق کی عزت و عظمت کو نہ مانوں

۴۔ نیز احتقاق الحق کے اسی ص ۱ پر امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے :-
 وَلَدَرَفِ الصِّدِّیقُ
 مَرَّتَيْنِ
 میں دو طرح داخل ہوں۔

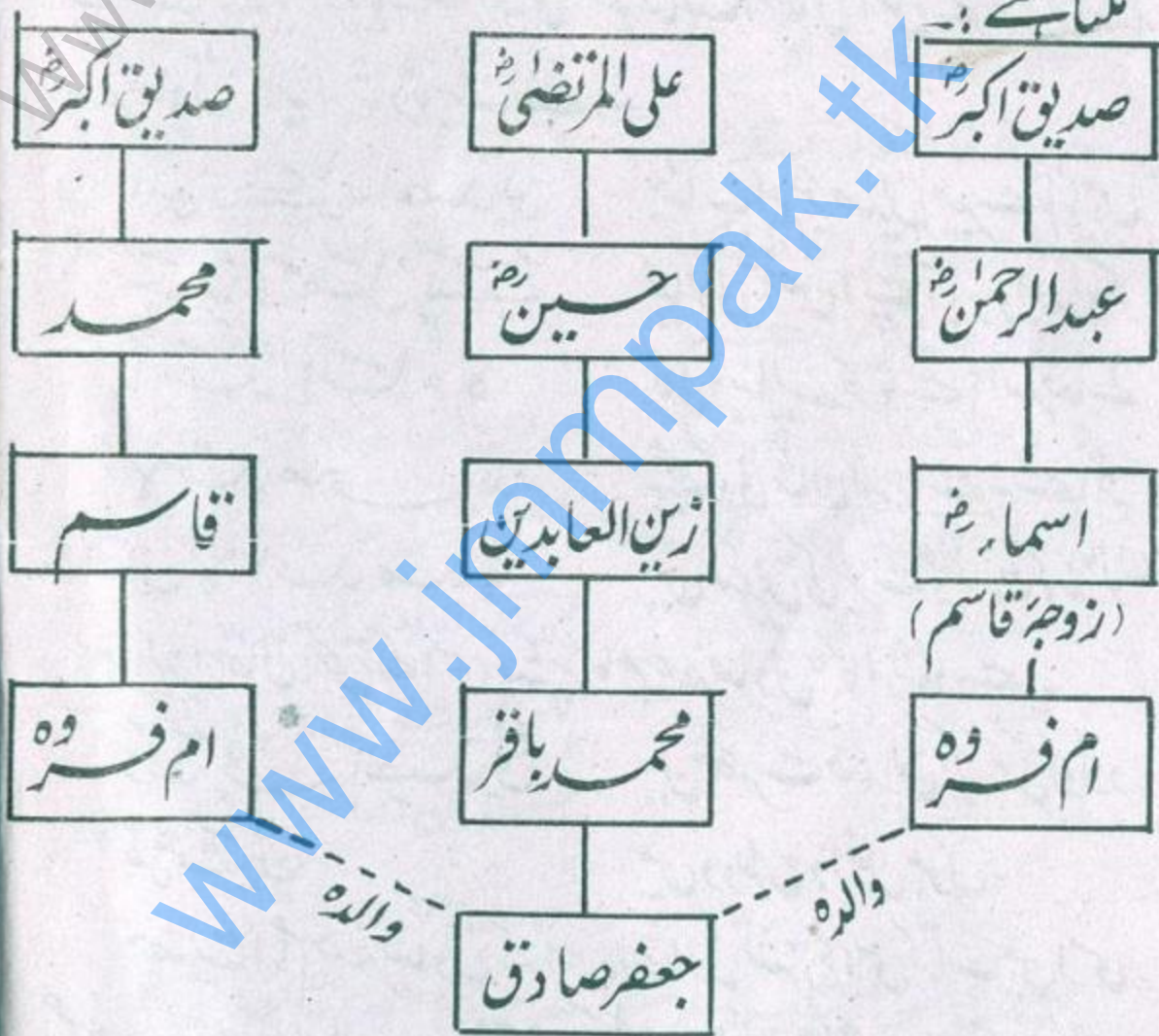
حضرت امام جعفر صادقؑ کے اس ارشاد کی تشریح اسی کتاب میں اسی
 جگہ بھی ہے اور جلاء العیون ص ۲۴۸ اور کشف الغمہ ص ۲۱۵ اور احتجاج طبری
 ص ۲۰۵ پر بھی ہے اور صفائی شرح اصول کافی ص ۲۱۲ پر بھی امام جعفر صادقؑ کا
 یہ سلسلہ نسب یوں بیان کیا گیا ہے :-

و مادرش ام فروہ دختر
 قاسم بن محمد بن ابی بکر
 امام جعفر صادقؑ کی اُم فروہ تھیں جو
 حضرت ابوبکر صدیقؓ کی پڑپوتی (پوتے

بود۔ و مادر ام فروہ اسماء دختر
عبدالرحمن بن ابی بکر بود۔

کی بیٹی) اور ام جعفر صادق کی نانی حضرت
اسماء تھیں جو حضرت ابوبکر صدیق کی پوتی
تھیں۔

امام جعفر صادق کا سلسلہ نسب ت صدیق اکبر کے ساتھ حسبِ پہل طریقے سے
ملتا ہے۔



خلاصہ یہ کہ حضرت امام جعفر صادق کے ان دونوں ارشادات
سے یہ ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امام جعفر کے
دو طرح سے نانا ہوتے ہیں، اور حضرت امام جعفر آپ کی صدیقیت کو

بھی وردِ زبان رکھتے تھے۔

۵۔ حضراتِ ائمہ اہل بیت کس طرح حضرت ابوبکرؓ کی صدیقیت کا اظہار و اعلان نہ کرتے جب کہ خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ان کو صدیقیت کا عالی شان لقب دے گئے ہیں شیعہ کی تفسیر قمی مطبوعہ ایران ص ۱۵۰ پر امام جعفر صادقؑ سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کے متعلق یہ روایت ثابت ہے :-

لما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الغار قال لا بی بکر کافی انظر الی سفینۃ جعفر و اصحابہ فقال ابوبکر اتراھریا رسول اللہ فقال نعم قال فارہم فمسح علی عینیہ فراھم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت الصدیق

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار میں تھے تو ان حضرت نے ابوبکر سے فرمایا گویا کہ میں جعفر (طیار) اور اس کے ساتھیوں کی کشتی کو دیکھ رہا ہوں ابوبکر نے عرض کیا، آپ ان کو دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ ابوبکر نے عرض کیا مجھے دکھا دیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو حضرت ابوبکر نے ان سب کو دیکھ لیا، پس اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا ”تو صدیق ہے“

۶۔ حضرت ابو بکرؓ کی صدیقیت اور غار کے اندر آپ کی بے کوٹ خدمات کا اقرار شیعہ کی معتبر کتاب جوار دوزبان میں عزوات حیدری کے نام سے لکھی گئی ہے یوں ثابت ہے :-

عزوات حیدری ص ۶۶، بیٹا ابو بکر کا ہر روز وقت شام کو آتا تھا اور آبِ طعام پہنچاتا تھا۔ اس کے بعد لکھتا ہے کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کے پورے (بیٹے) سے فرمایا تو مثل پر اپنے کے باصفا ہے۔

۷۔ قرآن مجید کی سورہ زمر کی آیت وَالَّذِي جَاءَ بِالصَّدَقِ وَصَدَّقَ بِهِ، أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ کی تفسیر میں شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر مجمع البیان ج ۳ ص ۲۹۸ پر لکھا ہے :-

الَّذِي جَاءَ بِالصَّدَقِ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وصدق به
ابو بکر۔
وہ شخص جو سچ لے کر آیا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہ شخص جس نے
آل حضرت کی تصدیق کی اور ہر بات کو
بلا چون چرمان لیا وہ حضرت ابو بکر
صدیق ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی یہ صدیقیت و صفائی اور یہی اخلاص و سچائی
ہی تھی جس کے باعث حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے
لو وزن ایمان ابی بکر مع ایمان امتی لرجحہ اگر ابو بکر صدیق کے
ایمان کو تمام امت کے ایمان کے مقابلے میں وزن کیا جائے تو صدیق کا
ایمان بھاری ہوگا۔

۸۔ شیعہ کی معتبر کتاب مجالس المؤمنین کے ص ۸۸ پر ثابت ہے :-

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ درمیان اصحاب می گفتند ما سبقکم ابو بکر بصوم ولا صلوة ولكن بشئ وقر فی صدرہ

آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صحابہ کی جماعت میں فرمایا کرتے تھے کہ ابو بکر کی سبقت و فضیلت وزہ نما سے نہیں بلکہ وہ ان کے دل کی عقیدت مند و اخلاص کا ثمرہ ہے۔

۹۔ حضرت صدیق اکبر کی فضیلت جس طرح شیعہ کی کتابوں میں انحصاراً صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اسی طرح حضرات ائمہ کرام سے بھی ثابت ہے۔

شیعہ کی معتبر کتاب احتجاج طبری ص ۲۱ پر امام محمد تقی کا یہ قول ثابت ہے :-

لست بمنکر فضل عمرو میں جناب عمرؓ کے فضائل کا منکر لکن ابابکر افضل نہیں لیکن حضرت ابو بکر جناب من عمر۔

۱۰۔ اگر حضرت امام محمد تقی نے صدیق و فاروق دونوں حضرات کی فضیلت کا اقرار کر کے حضرت ابو بکرؓ کی افضلیت بیان فرمائی تو حضرت امام جعفر صادق نے ان دونوں حضرات کی امامت و خلافت حقہ کا اعلان یوں فرمایا۔ شیعہ کی معتبر کتاب احقاق الحق ص ۱۲ پر صاحب کتاب تسلیم کر کے لکھتا ہے کہ جناب امام جعفر صادق نے ایک شخص کے جواب میں صدیق اکبرؓ و فاروق اعظمؓ کے حق میں فرمایا :-

ہما امامان عادلان وہ دونوں عادل و منصف امام تھے

قاسطان كانا على الحق و
ما تاعليه فعليه ما رحمة
الله يوم القيمة

وہ دونوں حق پر ہے اور دونوں
حق پر ہے پس ان دونوں پر قیامت
کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

۱۱۔ شیعہ کی تفسیر مجمع البیان، ج ۴ ص ۳۳۳ پر مذکور ہے:-

وَلَا يَأْتِلِ أَوْلُوا الْفَضْلِ
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا
أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسْكِينِ وَ
أَنْ يَقُولَ لَا يَأْتِلِ أَوْلُوا الْفَضْلِ
مِنْكُمْ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِي ابْنِ
بَكْرٍ وَمُسْطَحْمِ بْنِ
إِسْحَاقَ بْنِ الْحَزْ

تم میں سے فضیلت بڑے درجے والے
 اور کشائش والے مال دار لوگ اپنے
 رشتہ داروں اور مساکین مہاجرین پر
 خرچ کرنے سے قسم کھا کر رک نہ جاویں
 یہ آیت لَا یَاتِلْ اُولُو الْفَضْلِ
 مِنْكُمْ ابوبکرؓ اور مسطح بن اثاثہؓ
 کے حق میں اتاری جو حضرت ابوبکرؓ
 کے خالہ زاد بھائی مسکین اور
 مہاجر تھے۔

شیعہ کی یہ معتبر تفسیر بتا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو اَوَّلُ الْفَضْلِ مِنْكُمْ میں فضیلت اور بڑے درجے والا فرمایا ہے۔

۱۲۔ اسی فی جمع البیان کی جلد پنجم ص ۵ سطر اخیر پر آیت وَ سَجَّدهَا
اَلَا تَقَىٰ الَّذِیْ یُؤْتِیْ دِمَالًا یَتْرَکِیْ (دو نرخ سے دور رکھا جائے گا سب سے
زیادہ متقی شخص جو اپنا مال دے کر پاکی حاصل کرنا رہتا ہے) کی تفسیر میں
نقل کیا گیا ہے :-

ابن زبیر نے کہا کہ یہ آیت حضرت
ابوبکر صدیق کے حق میں نازل ہوئی
کیونکہ حضرت ابوبکر نے حضرت
بلالؓ اور حضرت عامر بن فہیرہؓ
جیسے مسلمان ہونے والے غلاموں کو
ان کے کافر مالکوں سے خرید کر
آزاد کر دیا تھا۔

عن ابن الزبیر قال ان
الآیۃ نزلت فی ابی
بکر لانہ اشتری
مما لیک الذین
اسلموا مثل بلال
وعامر بن فہیرہ وغیرہما
واعتقہم

۱۳۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے افضل و اتمیٰ اور امام ہونے کو جس طرح
شیعہ کی مذکورہ بالا کتابوں میں تسلیم کیا گیا ہے اسی طرح شیعہ کی کتابوں میں
یہ بھی تسلیم کیا گیا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری ایام میں تمام صحابہ
و اہل بیت و بنی ہاشم کا امام اور اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ بے چارے ڈاکر و
مجتہد شیعہ بہت کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح عوام سے یہ بات پوشیدہ
رہے لیکن نہج البلاغہ جیسی معتبر کتاب کی شرح درہ بحفہ میں خود شیعہ کے
مجتہد اعظم کا یہ اقرار ہے :- درہ بحفہ ص ۲۵

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم اُس وقت تک
نہ خود بہ نفس نفیس لوگوں کو
نماز پڑھاتے رہے جب تک
مرض خفیف رہا۔

کان عند خفۃ
مرضہ یصلی بالناس
بنفسہ

فلما اشتد به المرض

امر ابا بکر ان یصلی

بالناس

وان ابا بکر صلی

بالناس بعد ذلک

یومین ثمر مات

پھر جب مرض سخت ہو گیا تو ابو بکر
صدیقؓ کو حکم فرمایا کہ لوگوں کو نماز پڑھانے
رہیں۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ دو
دن تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی
میں تمام لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے
پھر حضورؐ کی وفات ہو گئی۔

۱۴۔ اگر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں جناب
صدیق اکبرؓ کو امام مقرر فرمایا تو حضرت علی المرتضیٰؓ نے ہمیشہ ان کی امامت
کو بسر و چشم قبول فرمایا اور شیعہ کی کتابوں سے بخوبی ثابت ہے کہ حضرت
علی المرتضیٰؓ مسجد میں آکر حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔

شیعہ کی معتبر کتاب احتجاج طبری ص ۳ :-

پھر حضرت علی المرتضیٰؓ اٹھے

اور نماز کے لیے تیار ہو کر مسجد

میں حاضر ہوئے اور حضرت ابو بکر

صدیقؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔

ثم قام و تھیب

للصلوة و حضر المسجد

و صلی خلف ابی

بکر۔

شیعہ کی معتبر تفسیر قمی میں بھی بعینہ یہی الفاظ ہیں ثم قام و تھیب

للصلوة و حضر المسجد و صلی خلف ابی بکر یعنی مسجد میں آکر حضرت علی
المرتضیٰؓ نے حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔

محمد باقر اصفہانی شیعہ کی مشہور کتاب مرآة العقول ص ۳۸۸ پر بھی بعینہ

یہی عبارت ہے وحضر المسجد و صلی خلف ابی بکر مسجد میں آکر
حضرت علی المرتضیٰ نے حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔

۱۵۔ شیعہ کا مشہور مترجم قرآن مجید ترجمہ مقبول احمد کے ضمیمہ
پر حضرت علی المرتضیٰؓ کے متعلق لکھا ہے:-

”پھر وہ (حضرت علی المرتضیٰؓ) اٹھے اور نماز کے قصد سے وضو فرما کر
مسجد میں تشریف لائے اور ابو بکرؓ کے پیچھے نماز میں کھڑے ہو گئے۔

۱۶۔ شیعہ کی اردو کتاب عز و ات جلدی ص ۶۲ پر حضرت صدیق
اکبرؓ کے متعلق لکھا ہے:-

”بس بے اختیار اٹھے اور گننے وقت سے بہت گھبرائے

ناچار ان کو اقامت کھی اور جماعت اہل دین نے عقب ان

کے صف باندھی چنانچہ اس صف میں شاہ لافٹی بھی تھے۔“

۱۷۔ حضرت علی المرتضیٰؓ کا حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے نماز پڑھنا

ایک ایسا یقینی امر ہے کہ اس کے لیے زیادہ دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔

اگرچہ بے چارے شیعہ مجتہد عوام کے سامنے بیعت منظور کرنے بہت کچھ

چھپانے اور انکار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ کتب شیعہ میں یوں

مرقوم ہے۔ شیعہ کی معتبر کتاب احتجاج طبرسی ص ۵۶

قال اسامۃ لہ

حضرت اسامہؓ نے حضرت علیؓ

هل بايعته ؟

المرتضیٰ سے پوچھا کیا آپ (حضرت

فقال نعم یا

صدیق اکبرؓ کے ہاتھ پر) بیعت

اسامت

۱۳
کر چکے ہیں؟ تو حضرت علیؑ نے

جواب دیا کہ ہاں بیعت کر چکا ہوں۔

یہ بیعت، بیعت خلافت تھی۔

۱۸۔ اسی کتاب احتجاج طبرسی کے ص ۵۲ پر ہے :-

ثم تناول بيد ابى بكر

پھر حضرت علی المرتضیٰؑ نے حضرت

فبايعه۔ ابو بکر صدیقؓ کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کر لی۔

نیز شیعہ کی معتبر ترین کتاب روضہ کافی ص ۱۱۵ اور ص ۱۳۹ پر بیعت

کرنا ثابت ہے۔

۱۹۔ حضرت علی المرتضیٰؑ کیسے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے نماز نہ

پڑھتے جب کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امام مقرر فرمایا تھا

اور اسی طرح حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت حصہ پر بیعت منظور کیوں نہ

کرتے جب کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت

کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوش خبری سنا دی تھی جو شیعہ کی مختلف

کتابوں سے ثابت ہے۔

تفسیر قمی ص ۳۵۲ تفسیر مجمع البیان جلد ۵ ص ۲۱۴ اور تفسیر صافی ص ۵۲۳ پر

ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ حضرت حصہؓ

ایک دفعہ کچھ منعموم و پریشان تھیں ان کو خوش کرنے کے لیے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خوش خبری سنائی :-

ان ابابکر ریلی ضرور بالضرور میرے بعد خلافت کا والی

للخلافة بعدى ثم
بعده ابوك فقالت
من انباك هذا قال
نبأني العليم
للخبير -

ابوبکر ہوگا اور ابوبکر کے بعد تیرا
باپ (حضرت عمرؓ) خلیفہ ہوگا۔
تو حضرت حفصہؓ نے پوچھا کہ
آپ کو اس بات کی خبر کس نے
دی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا مجھے
اسد تعالیٰ عظیمؑ نے خبر دی ہے۔

غور کیجئے کہ ان متعدد کتابوں میں جو معمولی کتابیں نہیں بلکہ شیعہ
کی تفاسیر اور قرآن مجید کی تشریح کرنے والی معتبر و مستند کتابیں ہیں۔
ان میں ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نہ خلافت کی طلب اور خواہش
کرتے ہیں اور نہ وہاں موجود ہیں بلکہ خود خداوند تعالیٰ اور اس کا رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبرؓ کی صدیقیت و اخلاص کا صلہ خود بخود
غائبانہ طور پر عطا فرماتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان تو
نہ تھی کہ اپنی اہلیہ کو خوش کرنے کے لیے ایسی خبریں جو اللہ تعالیٰ کے احکام
اور دین کے خلاف ہو اور وہ خبر بھی ایسی جس کے متعلق فرمایا کہ یہ خبر مجھے
عظیم و خیر نے دی ہے۔

چونکہ یہ خلافت خدا اور رسول کی طرف سے تھی اس لیے حضرت علی
المرتضیٰؓ نے اس کا انکار خدا اور رسول کے فرمان کا انکار سمجھا اور بلا پہون
چرا بیعت کر لی۔

۲۰۔ بلکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ان کو اور دیگر ائمہ کو اتنی محبت و

عقیدت تھی کہ جناب امیر المؤمنین علی المرتضیٰؑ اور دیگر ائمہ اہل بیت نے اپنے فرزندوں کے نام ابو بکر رکھے۔ دیکھو شیعہ کی کتاب تاریخ الائمہ ص ۲۲ فرزندان علی المرتضیٰؑ۔ کشف الغمہ ص ۱۳۲: حسن حسین عباس محمد۔ ابو بکر۔ عمر۔ عثمان وغیرہم (۱۸)

جلال العیون ص ۱۹۲ پر شیعہ مجتہد باقر مجلسی لکھتا ہے:-

فرزند حضرت امیر المؤمنین جناب علی المرتضیٰؑ کے فرزند اور ابو بکر سے گفتند۔ جن کو ابو بکر کہتے تھے۔

شیعہ کی کتاب تاریخ الائمہ ص ۶۳ فرزندان حضرت امام حسنؑ کشف الغمہ ص ۱۴:- قاسم۔ عبد السم۔ حسن۔ مثنیٰ۔ زید۔ عبد الرحمن۔ ابو بکر۔ عمر۔ اسمعیل وغیرہم۔

نیز جلال العیون ص ۱۹۲ پر ہے:-

ابو بکر فرزند امام حسنؑ رضہ بمعرکہ قتال شتافت۔ امام حسنؑ کا فرزند ابو بکر کربلا کی لڑائی میں شریک ہوا۔

تاریخ الائمہ ص ۸۳ فرزندان امام حسینؑ:- عابد (زین العابدین)

علی اکبر۔ علی اصغر۔ زید۔ ابراہیم۔ محمد۔ حمزہ ابو بکر۔ جعفر۔ عمر وغیرہم۔

۲۱۔ حضرت علی المرتضیٰؑ و حضرات حسنین شریفین کو حضرت صدیق اکبرؑ سے اس قدر محبت کیوں نہ ہوتی جب کہ حضرت صدیق اکبرؑ ہمیشہ

جناب علی المرتضیٰؑ کے ساتھ محبت کرتے اور ہر قسم کی ممکن و نمانہ امداد و اعانت

کھڑے رہتے تھے۔ چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ کی شادی جناب سید سے ہوئی تو تمام ضروریات شادی حضرت صدیق اکبر ہی بازار سے خرید کر لائے۔

دو کف از ان در اہم برگرفت
 جناب سول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بابو بکر داد و فرمود برب بازارو
 ان دریموں سے دو مٹھی بھر ابو بکر کے
 ازیرائے فاطمہ بگیر آنچه اورا
 حوالے کی اور بازار جانے کا حکم فرمایا کہ
 در کار است از جامہ و اثاث
 سید کی شادی کے لیے کپڑے اور
 البیت۔ عمار بن یاسرؓ
 سامان خرید لاؤ۔ عمار بن یاسرؓ اور
 و جمعے از صحابہ از پیے او
 فرستاد ہنگی در بازار در آمدند
 پس ہر یک از ایشان چیزے
 را اختیار مے کردند ابو بکر
 می نمود و مصلحت اومی خریدند
 کے مشوے اور صواب دید سے
 خرید کی جاتی تھی۔
 (جلار العیون ص ۵۵)

۲۲۔ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰ کے حضرت
 صدیق اکبرؓ کے ساتھ اس قدر گہرے پیار اور برادری کے تعلقات کیوں
 نہ ہوتے جب کہ وہ ان کو مشکل سے مشکل وقتوں میں آزما چکے تھے کہ یہ
 شخص سچا جان نثار اور پورا وفادار ہے۔ اگر اُحد کا میدان کارزار ہے تو
 صدیق اکبرؓ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا
 حق ادا کر لے ہیں۔

دیکھو شیعہ کی کتاب تفسیر مجمع البیان جلد اول ص ۲۴

ذكر ابو القاسم البلخي انه
لم يبق مع النبي صلى الله
عليه وسلم يوم احد الا
ثلاثة عشر نفرا خمسة من
المهاجرين وثمانية من
الا نصار فاما المهاجرون
فعلي وابو بكر وطلحة وعبد
الرحمن بن عوف وسعد

رہے۔

ابن ابی وقاص -

۲۴۔ اور اگر ہجرت کا مشکل وقت آتا ہے تو جس طرح حضرت علی المرتضیٰ

پورے اخلاص اور نہایت عقیدت مندی سے حضرت رسول پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدایات سر انجام دیتے ہیں اسی طرح سرفروشانہ جاں بازی
اور والہانہ عقیدت و محبت سے حضرت صدیق اکبرؓ اپنا سب کچھ حضور
پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں قربان کر دیتے ہیں۔ اگرچہ دونوں
حضرات نے اس خطرناک اور نازک ترین وقت میں اپنے اپنے اخلاص و
عقیدت مندی، جاں نثاری اور وفاداری میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا
مگر اللہ تعالیٰ علیم و قدیر و حکیم مطلق نے اپنے کلام پاک قرآن مجید
میں ان دونوں حضرات کی خدایات میں سے جناب صدیق اکبرؓ کی

ابو القاسم بلخی نے بیان کیا ہے کہ اُحد کے
دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تیرہ شخصوں کے سوا کوئی نہ رہا پانچ
مہاجرین اور آٹھ انصاری تھے۔ مہاجرین
میں سے جناب علیؓ اور حضرت ابو بکر
صدیقؓ اور جناب طلحہؓ و عبد الرحمن
ابن عوفؓ و سعد بن ابی وقاصؓ

معبیت غار اور مصاجت سفر کا ذکر کر کے حضرت صدیق اکبرؓ کی
افضلیت شان کو نمایاں کر دیا۔ سورۃ توبہ پارہ دس میں ہے:-

اَلَا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ
نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذَا اَخْرَجَهُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ثَانِيْنَ اِذْ هُمَا
فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ
لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔

پہلے بھی اس کی کافی امداد کر چکا ہے
جب کہ آپؐ کو کافروں نے نکالا تھا
اور وہ ایک آپؐ اور ایک دوسرا
صرف دو ساتھی تھے۔ جب کہ
دونوں غار میں تھے۔ اس وقت
اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے صحابی ساتھی کو فرمایا کہ
فکر نہ کر غمگین نہ ہو بے شک
اللہ تعالیٰ ہم دونوں کے ساتھ

ہے۔

اللہ تعالیٰ آیت میں صرف اکیلے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر
بھی فرما سکتا تھا اور رسول پاکؐ اور جناب علیؓ اور جناب صدیق اکبرؓ کو
ملا کر تینوں کا ذکر بھی کر سکتا تھا مگر اس علیم حکیم نے صدیق اکبرؓ کا ذکر تو ثانی
اثنین اذہما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان اللہ معنا کے متعہ الفاظ

میں بکھریا۔ لیکن جناب علی المرتضیٰؑ کی خدمات کی طرف کوئی اشارہ بھی نہ کیا تاکہ تمام مسلمان قرآن شریف کے صاف الفاظ میں قیامت تک پڑھتے رہیں کہ حضرت صدیق اکبرؓ ہی ثانی اشہدین کا مقام و مرتبہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں علی المرتضیٰؑ کی خدمات سے حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمات خصوصی مقبولیت کی شان اور بلند مقام رکھتی ہیں۔ یہ بات حضرت امام حسن عسکریؑ کی تفسیر بخوبی واضح ہوتی ہے۔ امام حسن عسکریؑ کی تفسیر شیعہ کے ہاں نہایت معتبر تفسیر ہے اس میں ثابت ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے سفر ہجرت کی مشکلات اور صعوبتوں میں رفاقت کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم بھیجا کہ اس سفر کی خدمات کے لیے لائق ترین شخص جناب ابو بکرؓ ہیں ان کو اپنے ساتھ لے کر جائیے۔ ملاحظہ ہو شیعہ کی کتاب تفسیر امام حسن عسکری ص ۲۱۳۔

وامرک ان تستصحب
ابابکرفانہ ان
انسک وساعدک
ووازرک کان فی الجنة
مزدفقائک الخ

(جبریل علیہ السلام نے کہا) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم کیا ہے کہ سفر ہجرت کے لیے ابو بکرؓ کو اپنا ساتھی بنا کر لے جائیے۔ اگر ابو بکرؓ نے پوری محبت کی اور ہمدردی و امداد کی تو بہشت میں آپ کا رفیق ہوگا اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیج کر جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت کر دی کہ اس مشکل سفر میں ابو بکرؓ ہی رفاقت

و مصاحبت کے لائق ہیں ان کو ساتھ لے جائیے۔

۲۴۔ امام حسن عسکری کی اس تفکیک پر باوجود شیعہ حضرات اپنی ضد اور کج بحثی سے باز نہیں آتے۔ کہتے ہیں کہ اس فرمان میں تو شرط تھی کہ صدیق اکبرؑ تب جنت میں آپ کے رفیق ہوں گے جب کہ پوری محبت و غم خواری اور امداد و ہمدردی کریں۔ لیکن ایسا نہیں ہوا غالباً بے چارے اماموں کی باتوں سے یا تو بے خبر ہیں یا پھر ضد میں انکار کرتے رہتے ہیں۔ اسی تفسیر میں اسی صفحہ پر چند سطور کے بعد یہ الفاظ ہیں :-

ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بى بكم ارضيت ان تكون معي يا ابا بكر تطلب كما اطلب وتعرف بانك انت الذي تحملني على ما ادعيه فتحمل عني انواع العذاب قال ابو بكر يا رسول الله صلى الله عليه وسلم

پھر حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب صدیق اکبرؑ سے فرمایا آیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تو اس سفر میں میرے ساتھ رہے اور کفار جس طرح مجھے قتل کرنے کے لیے تلاش کریں تجھے بھی تلاش کریں اور یہ بھی مشہور ہو کہ تو نے ہی شرک کے خلاف توحید اور نبوت کے دعوے پر مجھ کو آمادہ کیا اور میری پیاری اور رفاقت کے باعث تجھ پر طرح طرح کے عذاب پڑیں۔ جناب صدیق اکبرؑ نے عرض کیا،

اما انا لو عشت عمر
الدنيا اعدب في
جميعها اشد عذاب
لا ينزل على موت
صريح ولا فرج منيح
وكان ذلك في محبتك
لكان ذلك احب الي
من ان اتنعف فيها
انا مالك لجميع ممالك
ملوكها في مخالفتك
وما اهلي وولدي
الا فداك -

یا رسول اللہ! میں تو وہ ہوں کہ اگر
جناب کی محبت میں اشد ترین
بلاؤں میں مبتلا کیا جاؤں اور قیامت
تک ان میں پھنسا رہوں کہ نہ مجھے موت
آئے جو اس مصیبت سے نجات دلائے
اور نہ کسی قسم کی کشائش ملے جو اس سے
رہائی دے اور یہ سب کچھ آپ کی محبت
میں ہو تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے
کہ دنیا میں محوش حال رہوں اور تمام
بادشاہوں کی سلطنتوں کا مالک بن
جاؤں اور آپ کی مخالفت میں رہوں
میرے اہل و عیال اور اولاد سب
کچھ آپ پر قربان ہوں -

امام حسن عسکری کی تفسیر کی مذکورہ بالا عبارت کو غور سے ملاحظہ
فرمائیے اور پھر حضرت صدیق اکبرؓ کے ایمان و اخلاص اور وفاداری
جاں نثاری کا اندازہ فرمائیے -

۲۵ - حضرت امام حسن عسکری کی تفہیم کے علاوہ دیگر کتب شیعہ میں بھی
واقعہ ہجرت کے متعلق حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمات کا تذکرہ موجود ہے
اور یہ امر بھی ثابت ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کو اس سفر میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم بحکم خداوندی ساتھ لے گئے تھے چنانچہ حیات القلوب
جلد ۲ ضلحہ ۳۱ میں ہے :-

وتر الامر کردہ است کہ ابو بکر را
ہمراہ خود ببری۔
اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم کیا ہے
کہ جناب ابو بکر کو ہمراہ لے جائیے۔

۲۶۔ مجالس المؤمنین ص ۲۰۳ پر شیعہ مجتہد فیصلہ کن بات لکھتا ہے :-
وہمہ حال رفتن محمد صلی اللہ
علیہ وسلم و برون ابو بکر رض
بے فرمان خدا نہ بود۔
بہر حال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہجرت کرنا اور ابو بکر کو اپنے ساتھ
لے جانا اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بغیر نہ تھا۔

۲۷۔ حملہ حیدری شیعہ کی مشہور کتاب میں حضرت صدیق اکبر رضی کی خدمات
عار کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے :-

نبی ہر در خانہ اش چوں رسید
چوں ابو بکر زان حال آگاہ شد
چوں رفت حیدر بے بدمان شت
ابو بکر آں کہ بدوشش گرفت
بگوشش ندائے سفر در کشید
ز خانہ برون رفت ہمراہ شد
قدم فلک سائے مجروح گشت
ولے زیر حدیث ست جائے شگفت

(ترجمہ) جب نبی علیہ السلام ابو بکر صدیق کے دروازہ پر پہنچے ان کے کان میں سفر کی آواز
دی۔ ابو بکر اس حال سے آگاہ ہو کر فوراً گھر سے نکلے اور ہمراہ ہوئے۔ جب بیابان کا کچھ
حصہ طے کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک زخمی ہو گئے تو ابو بکر نے اس
وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھے پر سوار کر لیا اور یہ بہت
تعجب کی بات ہے۔

۲۸۔ اس کی تشریح شیعہ کی کتاب غزواتِ جہدی کے صفحہ ۶۵ پر ہے۔
مرزا باذل لکھتے ہیں :-

”ہر گاہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دولت سرانے سے نکلے تو پہلے درخانہ ابو بکر بن ابی قحافہ پر آئے۔ کس واسطے کہ ابو بکر کو آپؐ نے آگاہ کر دیا تھا کہ ہمارے ساتھ چلنا۔ پس آپؐ نے آواز دی اور گھر سے باہر بلا کر اپنے ہمراہ لیا۔ جب شہر سے باہر آئے اور آستہ یثرب میں نظر رکھا تو حضرت رسول خداؐ نے نعلین مقدس کو پائے مبارک سے نکال لیا اور پاؤں پر پہنہ راہی سفر ہوئے یہ حال دیکھ کر ابو بکر نے آپؐ کو اپنے شانہ پر بٹھایا، تھوڑی دور اور چلے ناگاہ آتار صبح کے ہویدا ہوئے۔ ناچار سر راہ سے دو ایک غار دیکھی اور اہل عرب اس کو غار ثور کہتے تھے۔ آخر الامر خوف سے اس غار میں پناہ لی اور پہلے ابو بکر نے پاؤں رکھا دیکھا کہ اس میں سوراخ بہت ہیں پس اپنی قبا بھاڑ بھاڑ کر سوراخوں کو بند کیا، اور شمار سے ایک سوراخ رہ گیا۔ سو مردانہ وار اس میں قدم اپنا استوار کیا۔ پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس غار میں تشریف لے گئے اور آسودہ ہو کر بیٹھے۔“

اب حضرات شیعہ خود انصاف فرمائیں کہ خود ان کے مذہب کی کتابوں اور ان کے ائمہ اور مجتہدوں نے جناب صدیق اکبرؓ کی فاقت غار کی خدات کو کس طرح سراہا اور بیان کیا ہے۔

(۱) حضرت صدیق اکبرؓ کو ساتھ لے جانے کا حکم اس نے جبریل علیہ السلام کے ذریعہ بھیجا۔

(۲) اس حکم میں یہ فرما دیا گیا تھا کہ اگر صدیق اکبرؓ موافقت اور غم خواری اور امداد و ہمدی کریں گے تو جنت کے اعلیٰ مقامات پر رفیق ہوں گے۔

(۳) حضرت صدیق اکبرؓ نے تمام مصائب و مشکلات کو سر پر اٹھانا پسند کیا اور آپؐ کی محبت و خدمت کا حق ادا کیا اور اپنے اہل عیال و اولاد سب کچھ آپؐ کی ذاتِ قدسی صفات پر قربان کرنے کے لیے عرض کر دیا۔

(۴) حضرت سول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب صدیق اکبرؓ کے غریب خانہ کو نفس نفیس جا کر مشرف فرمایا اور حضرت صدیق اکبرؓ کو ہمراہ چلنے کے لیے بلایا۔

(۵) حضرت صدیق اکبرؓ نے راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر لے جانے کا شرف حاصل کیا۔

(۶) غارِ میں پہنچ کر پہلے دودا خل ہوئے اور اپنی قباجادوں پھاڑ پھاڑ کر تمام سوخ بند کیے تاکہ کوئی موزی جانور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت نہ پہنچا سکے۔

(۷) جب ایک سوخ ایسا رہ گیا جس کو بند کرنے کے لیے چادر کا کوئی ٹکڑا باقی نہ تھا تو جناب صدیق اکبرؓ نے اپنا پاؤں اس سوخ پر رکھ دیا اس کے بعد حضرت سول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو غار میں تشریف لانے کو کہا۔

(۸) یہ تمام مذکورہ بالا امور خود شیعہ مذہب کی معتبر کتابوں سے پیش کر دیے گئے ہیں اب انصاف و دیانت سے فیصلہ کیجیے کہ جب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے موافقت اور ہمدی کا حق ادا کر دیا ہے شک اور واقعی ادا کیا تو یقیناً حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وسلم

کے مخلص ترین ساتھیوں میں سے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت کے اعلیٰ مقاموں میں فیض یاب ہونے کے مستحق ہیں۔ اسی لیے روضہ اقدس میں کہ جس کا مرتبہ عرش و کرسی سے برتر اور جنت سے اعلیٰ ترین ہے حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت صدیق اکبرؓ کو جگہ عطا ہوئی ہے۔ سبحان اللہ۔

اب سوال یہ ہے کہ جب حضرت صدیق اکبرؓ اتنی رفیع و بلند شان کے مالک تھے تو جناب شہیدہ کو فدک سے کیوں محروم رکھ کر ناراض کیا؟ اس کا تفصیلی اور مکمل جواب تو بعونہ تعالیٰ رسالہ ”ازالۃ الشک عن مسئلہ فدک“ ایک مستقل رسالے میں پیش کر دیا گیا ہے مگر مختصر اہم شیعہ کتب سے یہ بات مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جناب شہیدہ حضرت صدیق اکبرؓ سے راضی تھیں اور حضرت صدیق اکبرؓ سے ہی معاہدہ اور اقرار لیا تھا کہ جس طرح جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں فدک کی پیداوار تقسیم ہوتی تھی اسی طرح اب بھی تقسیم جاری رہے۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ اسی معاہدہ کے پابند رہے اور جناب شہیدہ اور اہل بیت اور دیگر بنی ہاشم وغیرہ سب کو فدک سے اسی طرح حصہ ملتا رہا جس طرح آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ملتا تھا اور یہی عمل تمام خلفاء راشدین حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت حسن مجتبیٰؓ کا رہا۔

(۲۹) شیعہ کی معتبر کتاب شرح نہج البلاغہ ابن میثم بحرانی ج ۱ ص ۳۵۳ من کتابہ الی عثمان بن حنیف اور دوسری کتاب شرح

نہج البلاغہ ورفہ نجفیہ مطبوعہ طہران ص ۳۳۲ پر ثابت ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ من فداک قوتکم و یقسم الباقی ویجمل منہ فی سبیل اللہ و لک علم اللہ ان اصنع بھا کما کان یصنع فرضیت بذلک و اخذت العهد علیہ بھ و کان یاخذ غلتھا فیدفع الیھم منها ما ینکفھم ثم فعلت الخلفاء بعدہ کذلک الی ان ولی معاویۃ۔

حضرت صدیق اکبرؓ نے جناب سیدہ کی خدمت میں عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداک کی پیداوار سے تمہارا خرچ لے لیا کرتے تھے باقی ماندہ تقسیم فرماتے اور فی سبیل اللہ جہاد وغیرہ میں سواریاں لے دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر تم سے معاہدہ کرتا ہوں کہ میں فداک میں اسی طرح کروں گا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ تو حضرت سیدہ فداک کے اس فیصلہ پر راضی اور خوش ہو گئیں اور حضرت صدیق اکبرؓ سے اس بات کا عہد لیا، تو حضرت ابو بکرؓ

فداک کی پیداوار وصول کر کے اس سے اہل بیت کا کافی وافی خرچ دیتے تھے۔ پھر حضرت صدیق اکبرؓ کے بعد امیر معاویہؓ کی حکومت آنے تک تمام خلفاء نے یہی عمل جاری رکھا۔

تو شیعہ کی یہ دونوں کتابیں (شرح ابن میثم بحرانی اور درہ نجف) اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ :-

۱۔ فدک کی پیداوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اہل بیت اور فقراء و مساکین اور فی سبیل اللہ یعنی اسلامی ضروریات میں خرچ کی جاتی تھیں۔ فدک خاص حضرت سیدہ یا حضرت علی رضی اللہ عنہ میں سے کسی کو ہبہ نہ کیا گیا تھا۔

۲۔ جناب سیدہ نے حضرت صدیق اکبر سے یہی معاہدہ لیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور طریقہ تقسیم جاری رکھا جائے۔ چنانچہ حضرت صدیق نے یہی معاہدہ کر لیا اور جناب سیدہ راضی و خوش ہو گئیں۔

۳۔ جناب سیدہ اور حضرات حبیبین شریفین فدک کی پیداوار سے اپنا تمام خرچ حضرت صدیق اکبر سے لیتے رہے۔

۴۔ جس طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا اسی طرح حضرت صدیق اکبر کا عمل تھا اور بعینہ ہی عمل تمام خلفاء راشدین حضرت عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ اور علی المرتضیٰؓ اور حسن مجتبیٰؓ کا رہا حتیٰ کہ امیر معاویہؓ کی سلطنت آگئی۔ اس عرصہ میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا کیونکہ یہی حکم خدا اور رسول کا تھا۔ اس لیے تمام خلفاء راشدین نے اسی حکم کی پابندی کی تو اب حضرت صدیق اکبر پر جناب سیدہ کی ناراضگی کی بات کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے ورنہ حضرت سیدہ خدا و رسول کا حکم

دیکھ کر اس حکم کے خلاف ناراضگی کیسے رکھ سکتی تھیں۔ اگر ناراض ہوئیں تو اپنا تمام خرچ خوراک حضرت صدیق اکبرؓ سے کیوں وصول فرماتی رہتیں۔

۳۰۔ علاوہ ازیں کتب شیعہ میں یہ بھی ثابت ہے کہ جناب سیدہ کی ہر طرح کی خدمت حضرت صدیق اکبرؓ کی اہلیہ محترمہ اسماء بنت عمیسؓ کرتی رہتی تھیں حتیٰ کہ جناب سیدہ کے مرض کے زمانے میں تیمار داری کے تمام فرائض حضرت صدیق اکبرؓ کی اہلیہ حضرت اسماءؓ ہی سرانجام دیتی رہیں اور حضرت سیدہ کی وفات کے بعد ان کو غسل بھی حضرت اسماءؓ نے وجہ حضرت صدیق اکبرؓ نے دیا۔ دیکھو جلاء العیون ص ۳۱۔

امیر المؤمنین و اسماء	جناب علی المرتضیٰؓ اور حضرت
بنت عمیسؓ فاطمہؓ را	اسماء بنت عمیسؓ نے جناب
غسل دادند	سیدہ کو غسل دیا۔

تو ان امور سے بخوبی ثابت ہوا کہ جناب سیدہ حضرت صدیق اکبرؓ سے قطعاً ناراض نہ تھیں بلکہ راضی و خوش تھیں۔ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی واقفیت کے لیے یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبرؓ کا سلسلہ نسب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ سے ساتویں پشت میں جا کر مل جاتا ہے۔ تو یہ سب حضرات ایک سرے کے

جدی اور ہم قوم ہیں۔ چنانچہ حاشیہ نہج البلاغہ جلد دوم ص ۷۵ پر ثابت ہے:-

اما ابو بکر فہو من
بنی تميم بن مرة سابع
اجداد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم
بہر حال ابو بکر رضی اللہ عنہ اولاد تميم بن مرہ
سے ہیں جو کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتواں
جد امجد ہے۔

یہ بات بھی مخفی نہ رہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ کو جناب
ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ ایسی عقیدت و محبت تھی کہ سائل کے
جواب میں کہنے کی جانب منہ کر کے بار بار فرمایا کہ جناب ابو بکرؓ
ہاں وہ صدیق ہیں۔ صدیق ہیں۔ جو شخص حضرت
ابو بکرؓ کو صدیق نہیں کہتا اللہ تعالیٰ اس کو نہ دنیا میں سچا کرے نہ آخرت میں
عن عروۃ بن عید اللہ
قال سئلت ابا جعفر محمد بن
علی علیہما السلام عن
حلیۃ السیوف فقال لا بأس
به قد حلی ابو بکر الصديق
رضی اللہ عنہ سیفہ قلت
فتقول الصديق؟ قال
قوثب وثبة واستقبل

عروہ بن عبد اللہ سے روایت
ہے کہ میں نے حضرت محمد باقرؑ
بن علیؑ سے تلواروں کو زیور سے
آراستہ کرنے کے بارے پوچھا
تو امام صاحب نے فرمایا کوئی
صرح نہیں ہے کیونکہ حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی
تلوار کو زیور پہنایا تھا (تو جائز ہے)

القبلة وقال نعم الصديق
نعم الصديق نعم الصديق
خمن لو يقل له
الصديق فدا صديق
الله له قولاً من
الدنيا ولا من
الآخرة

کشف الغمہ جلد ۲ ص ۱۲۸

راوی کہتا ہے میں نے امام صاحب
کی خدمت میں عرض کی کہ آپ
بھی ابو بکرؓ کو صديق کہتے ہیں۔
امام صاحب جلدی سے کھڑے ہوئے
اور قبلہ کی جانب منہ کر کے فرمانے لگے
ہاں وہ صديق ہیں۔ صديق ہیں۔ صديق
ہیں۔ جو شخص ابو بکرؓ کو صديق کہیں
کہتا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور
آخرت میں سچا نہ کرے۔

واضح رہے کہ یہ روایت کسی توشیح و شریح کی محتاج نہیں ہے
۱۔ حضرت محمد باقرؑ نے جناب حضرت ابو بکر صديق کے فعل سے
استدلال کیا ہے کہ انہوں نے اپنی تلوار کو زور پہنایا تھا لہذا جائز ہے
۲۔ حضرت امام صاحب نے جناب صديق اکبرؓ کے بارے کعبے کی
جانب منہ کر کے سائل کے جواب میں فرمایا ہاں وہ صديق ہیں
صديق ہیں۔ صديق ہیں تو معلوم ہوا کہ امام صاحب کو ابو بکرؓ کیساتھ قلبی محبت تھی۔
۳۔ جناب امام محمد باقر صاحبؑ نے آخر میں اس شخص کے بارے میں بدعا
کی جو جناب حضرت ابو بکرؓ کو صديق کہیں کہتا اللہ تعالیٰ اسے نہ دنیا
میں سچا کرے نہ آخرت میں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین